71161 ـ ساقط ہونے والے بچہ کے احکام

سوال

میں حاملہ تھی اور سات ماہ کی بچی رحم میں ہی فوت ہوگئی، کیا اس کا عقیقہ کرنا ہمارے ذمہ ہے کیونکہ ہم نے اس کا عقیقہ نہیں کیا، اور کیا اس کا نام رکھنا بھی ضروری تھا کیونکہ ہم نے اس کا نام نہیں رکھا ؟
میرے خاوند نے اسے غسل دیا اور کفن پہنا کر نماز جنازہ ادا کر کے دفن کر دیا، کیا ایسا کرنا صحیح تھا ؟
میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی ہے، اگر عقیقہ کرنا واجب ہے تو کیا میں بچی کا عقیقہ کر سکتی ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سوال کرنے والی بہن آپ کو علم ہونا چاہیے کہ قضاء و قدر پر صبر کرنا صالحین اور نیك لوگوں کے مقام سے ہے، اور اللہ تعالی کی تقدیر پر راضی ہونا مقرب لوگوں کے مراتب میں شامل ہوتا ہے، اور آزمائش کے وقت سب سے بہتر اور اچھی کلام یہ ہے کہ وہ یہ الفاظ ادا کرے:

، انا للہ و انا الیہ راجعون.

اللہ سحانہ وتعالی کی تعریف اور شکر ہے، یقینا ہم سب اللہ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں.

اور ہم سب سے اچھی اور بہتر چیز جس کی آپ کو خوشخبری دینا چاہتے ہیں یہ وہی ہے جو حدیث سے ثابت ہے:

ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب کسی بندے کا بیٹا فوت ہو جائے تو اللہ تعالی فرشتوں سے فرماتا ہے، تم نے میرے بندے کے لخت جگر کی روح قبض کر لی ؟ تو وہ جواب دیتے ہیں جی ہاں.

تو اللہ تعالی فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کے ٹکڑے اور پھل کی روح قبض کر لی ؟ تو فرشتے جواب دیتے ہیں: جی ہاں.

تو اللہ تعالی فرماتا ہے: میرے بندے نے کیا کہا:

تو فرشتے جواب دیتے ہیں: اس نے تیری حمد و تعریف بیان کی اور انا للہ و انا الیہ راجعون، کہا.

تو اللہ تعالی فرماتا ہے: میرے بندے کے لیے جنت میں ايك تعمیر کر دو، اور اس کا نام بیت الحمد رکھو "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1021) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ايك بچے کی موت آگ سے حجاب ہے، اور اسی طرح ساقط ہونے والا حمل بھی، واللہ اعلم "

دیکھیں: المجموع للنووی (5 / 287) اور حاشية ابن عابدين (2 / 228).

اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر ماں صبر کرتے ہوئے ثواب کی امید رکھے تو ساقط ہونے والا بچہ اپنی ماں کو ناف سے کھینچ کر جنت کی طرف لے جائیگا "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1609) امام نووی نے " الخلاصہ (2 / 1066) اور بوصیری نے اسے ضعیف کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

" السرر " اس آنت کو کہتے ہیں جو ناف کے اوپر سے کاٹی جاتی ہے "

دیکھیں: النهاية (3 / 99).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (5226) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم:

اہل علم کا اجماع ہے کہ جب بچہ اپنی زندگی سے معروف ہو جائے اور آواز نکالے تو اسے غسل بھی دیا جائیگا، اور کفن بھی پہنایا جائیگا اور اس کی نماز جنازہ بھی ادا ہوگی.

اس پر اجماع ابن منذر اور ابن قدامہ نے اور الکاسانی نے بھی نقل کیا ہے.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (2 / 328) بدائع الصنائع (1 / 302).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اس کا کفن بالغ کے کفن کی طرح تین کپڑے ہونگے "

دیکھیں: المجموع للنووی (5 / 210).

لیکن جو بچہ چیخ نہ مارے اس کے متعلق سوال نمبر (13198) اور (13985) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے کہ: اس میں معتبر چیز بچے میں روح ڈالی جانی ہوگی، جو کہ چار ماہ کا حمل ہونے کے بعد ڈالی جاتی ہے اس لیے اگر اس میں روح ڈال دی گئی ہو تو اسے غسل بھی دیا جائیگا اور اسے کفن بھی پہنایا جائیگا اور اس کی نماز جنازہ بھی ادا کی جائیگی، اور اگر روح نہ ڈالی گئی ہو تو نہ غسل دیا جائیگا، اور نہ ہی اس کی نماز جنازہ ادا کی جائیگی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (2 / 328) اور الانصاف (2 / 504).

سوم:

اگر چار ماہ کا حمل ساقط ہو جائے تو اس کے عقیقہ کی مشروعیت کے متعلق علماء کا اختلاف ہے، سوال نمبر (12475) اور (50106) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے کہ: (مستقل فتوی کمیٹی اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا اختیار یہی ہے کہ اس کا عقیقہ کرنا مشروع اور مستحب ہے، اور ان جوابات میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ اس کا نام بھی رکھا جائیگا.

چہارم:

عقیقہ کرنے کا مامور وہ شخص ہے جس کے ذمہ مولود کا نان و نفقہ ہے اور وہ والد ہے اگر موجود ہو، اور اگر والد نہ ہو تو اس کے علاوہ کسی اور کے لیے عقیقہ کرنے میں کوئی مانع نہیں مثلا والدہ بھی کر سکتی ہے.

الموسوعة الفقهية میں درج ہے:

" شافعی حضرات کا مسلك یہ ہے کہ: عقیقہ کرنے کا مطالبہ اس اصل سے کیا جائیگا جس کے ذمہ مولود کا نان و نفقہ اور اخراجات ہیں، اور عقیقہ اپنے مال سے کریگا، بچے کے مال سے نہیں، اور نہ ہی وہ شخص عقیقہ کر سکتا ہے جس کے ذمہ مولود کا نان و نفقہ اور اخراجات نہیں ہیں، لیکن اگر وہ اجازت دے تو عقیقہ کر سکتا ہے.

اور حنابلہ حضرات نے صراحت کی ہے کہ والد کے علاوہ کوئی اور عقیقہ نہیں کر سکتا، لیکن اگر والد فوت ہو چکا ہو یا کسی اور مانع کی بنا پر، تو اس صورت میں اگر والد کے علاوہ کوئی اور شخص عقیقہ کرے تو مکروہ نہیں، لیکن وہ عقیقہ نہیں ہوگا، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین رضی اللہ تعالی عنہما کی طرف سے عقیقہ

کیا، کیونکہ وہ مومنوں کے لیے ان کے نفسوں سے بھی زیادہ اولی ہیں " انتہی.

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (30 / 279).

اس لیے اگر والد زندہ اور طاقت رکھتا ہو تو اسے اپنے بیٹے کا عقیقہ کرنے کی نصیحت کی جائیگی، اور اگر وہ عقیقہ نہ کرے، یا پھر والدہ کو عقیقہ کرنے کی اجازت دے تو اس کے لیے عقیقہ کرنا مشروع ہے.

حاصل یہ ہوا کہ:

آپ کے خاوند نے بچی کو غسل دیا اور اسے کفن پہنایا اور اس کی نماز جنازہ ادا کی یہ صحیح اور مشروع تھا، لیکن تم پر اس کا نام رکھنا اور اس کا عقیقہ کرنا باقی ہے.

واللہ اعلم .